عید الفطر کا پیغام اتحاد امت کے نام

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِO

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ نَحۡمَدُهٗ وَنَسۡتَعِيۡنُهٗ وَنَسۡتَغۡفِرُهٗ وَنُؤۡمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيۡهِ وَنَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنۡ شُرُوۡرِ اَنۡفُسِنَا وَمِنۡ سَيِّاٰتِ اَعۡمَالِنَا مَنۡ يَّهۡدِهِ اللّٰهُ فَلَامُضِلَّ لَهٗ وَمَنۡ يُّضۡلِلۡهُ فَلَاهَادِيَ لَهٗ وَنَشۡهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ اَمَّا بَعۡدُ فَقَدۡ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِی الۡقُرۡاٰنِ الۡمَجِيۡدِ وَالۡفُرۡقَانِ الۡحَمِيۡدِ اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطَانِ الرَّجِيۡمِ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ وَلِتُكَبِّرُ اللّٰهَ عَلٰی مَاهَدٰكُمۡ وَلَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ. صَدَقَ اللّٰهُ الۡعَظِيۡمُ

محترم بزرگو اور دوستو! لفظ عید کا تعلق آپسی بھائی چارگی، اخوت ومحبت، اتحاد واتفاق پر مبنی ہے، جو مذہب اسلام کے ایک نہایت ہی درخشاں باب کی نشانی ہے۔ رب قدیر نے اپنے فضل وکرم سے اور جود وسخا پر ہمیں خوشی منانے کا حکم عطا فرمایا، ارشاد خداوندی ہے قُلۡ بِفَضۡلِ اللّٰهِ وَبِرَحۡمَتِهٖ فَبِذَالِکَ فَل جب خداوند قدوس نے ماہ رمضان المبارک میں ہمیں روزہ جیسی اہم عبادت کی فرضیت کو ادا کرنے کی توفیق بخشی، رحمت ومغفرت بھی عطا کی اور دوزخ سے آزادی کا پروانہ بھی عطا کیا ،جیسا کہ فضیلت رمضان سے ہے کہ اسکا پہلا عشرہ رحمت، دوسرا مغفرت اور تیسرا جہنم

سے آزادی ہے۔ دراصل اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے بندوں پر اس عظیم انعام واکرام اور فضل وکرم پر خوشی منانے کیلئے عید الفطر کا دن عطا کیا، جس دن ہم مسرت وشادمانی کا اظہار کرتے ہیں اور بطور شکرانہ دو رکعت نماز میں چھ زائد تکبیریں واجب کی گئیں، تاکہ فرحت وسرور کا اظہار بھی ہو اور فرمان باری تعالیٰ پر عمل بھی ہو۔

عید الفطر کا دن یقیناً اہم ترین دن ہے، اس دن اللہ عزوجل کی رحمت سے کوئی سائل مایوس نہیں لوٹتا، چنانچہ تصوف کی مشہور کتاب مکاشفۃ القلوب میں علامہ غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بھی عید آتی ہے تو شیطان چلا چلا کر روتا ہے اور اس کی بدحواسی دیکھ کر تمام شیاطین اس کے گرد جمع ہو کر پوچھتے ہیں اے آقا! آپ کیوں غضب ناک اور اداس ہو رہے ہیں؟ تو شیطان کہتا ہے کہ ہائے افسوس اللہ تعالیٰ نے آج کے دن امت محمدیہ کو بخش دیا ہے، لہٰذا تم انہیں لذتوں اور خواہشات نفسانی میں مشغول کردو۔

عید کا اصل مقصد

عید سعید کا مقصد صرف عمدہ لباس پہن لینا اور لذیذ کھانا کھالینا نہیں ہے، عید کا صحیح مقصد گناہوں سے توبہ کی جائے اور اطاعت وعبادت کی کثرت کرکے رب کا شکر ادا کیا جائے اور آپسی بھائی چارگی، امن وسلامتی، اتحاد واتفاق کا پیغام عام کیا جائے، بلاشبہ ان دنوں امت مسلمہ جن مشکلات اور مصائب اختلاف وانتشار سے دوچار ہے وہ کسی بھی ذی شعور پر مخفی نہیں ہے، امت مسلمہ اور ہماری جماعت کا المیہ تو یہاں تک خراب ہوگیا ہے کہ لوگ آپسی رنجش، حسد، کینہ، قتل وقتال، اختلاف وانتشار میں حد سے زیادہ تجاوز کرچکے ہیں، جس کے سبب قوم مسلم کو ناکامی اور رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، آئے دن آپسی اختلافات سے ہمارا اتحادی شیرازہ بکھرتا ہوا

نظر آتا ہے، مگر ہماری جماعت بھی خاموش بیٹھی تماشا دیکھ رہی ہے، لہٰذا ان نامساعد حالات میں وقت کی ضرورت کے پیش نظر صبر و استقامت، عزم و حوصلہ سے مسلمانوں کو کام لینا چاہئے۔ عید کا دن وہ مبارک دن ہے جس کی نشاندہی کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے بندوں کو خاص ایام عطا فرمائے ہیں، ان خاص دنوں میں ہمیں تعلیمات رسول اکرم ﷺ کو عام کرنے کی ضرورت ہے، عید کا دن اپنے آپ میں خاص برکت واہمیت رکھتا ہے، اس دن کی دعاؤں اور عبادتوں کو اللہ کے نزدیک خاص قبولیت ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ پیار محبت اور یکتائی کو عام کریں تاکہ ایک اچھے معاشرہ کی تشکیل ہو سکے، جو ہم سب کا ملی و مذہبی فریضہ ہے۔

عید کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں جو شخص عید کے دن سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ تین سو مرتبہ پڑھے اور مرحومین کی ارواح کو اس کا ہدیہ کرے تو ہر مسلمان کی قبر میں ایک ہزار انوار داخل ہوتے ہیں اور جب پڑھنے والا مرے گا اللہ تعالیٰ اس کی قبر میں ایک ہزار انوار داخل فرمائے گا۔ ایک طویل حدیث کے مطابق حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب عید الفطر کی مبارک رات آتی ہے تو اسے لیلۃ الجائزہ یعنی انعام کی رات کے نام سے جانا جاتا ہے، جب عید کی صبح ہوتی ہے تو اللہ اپنے معصوم فرشتوں کو تمام شہروں میں بھیجتا ہے، چنانچہ وہ فرشتے تشریف لا کر گلیوں اور رواہوں کے سروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور اس طرح ندا دیتے ہیں اے محمد ﷺ اس رب کریم کی بارگاہ کی طرف چلو جو بہت ہی زیادہ عطا کرنے والا اور بڑے سے بڑے گناہ معاف کرنے والا ہے، پھر اس کے بعد اللہ رب العزت اپنے بندوں سے یوں مخاطب ہوتا ہے۔

اے میرے بندو! مانگو کیا مانگتے ہو؟ میری عزت وجلال کی قسم آج کے اس روز (نماز عید) کے اجتماع میں اپنی آخرت کے بارے میں جو کچھ سوال کروگے وہ پورا کروں گا اور جو کچھ دنیا کے بارے میں مانگو گے اس میں تمہاری بھلائی کی طرف نظر کروں گا (یعنی اس معاملہ میں وہ کروں گا جس میں تمہارے لئے بھلائی اور بہتری ہو) میری عزت کی قسم! جب تک تم میرا لحاظ رکھو گے میں بھی تمہاری خطاؤں پر پردہ پوشی فرماتا رہوں گا، میں تمہیں حد سے بڑھنے والوں (یعنی مجرموں) کے ساتھ رسوا نہ کروں گا، پس اپنے گھروں کی طرف مغفرت یافتہ لوٹ جاؤ گے تم نے مجھے راضی کردیا اور میں بھی تم سے راضی ہوگیا۔

بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بے پناہ مہربان ورحم کرنے والا ہے کہ اس نے ماہ رمضان المبارک عطا کیا اور اس میں اپنی رحمتیں برکتیں نازل فرماتا رہا جیسے ہی یہ مبارک مہینہ ہم سے جدا ہوتا ہے فوراً ہی ہمیں عید سعید کی خوشیاں عطا فرماتا ہے اور ایسی خوشیاں جس کے بارے میں رسول اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس نے عیدین کی رات یعنی شب عید الفطر اور شب عید الاضحیٰ طلب ثواب کیلئے قیام کیا اس دن اس کا دل نہیں مرے گا جس دن لوگوں کے دل مرجائیں گے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں دعائیں رد نہیں کی جاتیں۔ اول جمعہ کی شب، دوسرے رجب کی پہلی رات، تیسرے شعبان کی پندرہویں رات یعنی شب برات اور چوتھے عید الفطر، پانچویں عید الاضحیٰ کی رات۔

عید کے مستحبات

عید کے دن چند امور مستحب ہیں۔ (۱) حجامت بنوانا۔ (۲) ناخن ترشوانا۔ (۳) غسل کرنا۔ (۴) اچھے کپڑے پہننا، نئے کپڑے ہوں تو نئے ورنہ پرانے

کپڑے کو دھو کر پہنے۔ (۵) خوشبو لگانا۔ (۶) انگوٹھی پہننا، مگر ایک سے زائد نہ ہو، اور نہ ایک سے زائد نگینے ہوں۔ (۷) نماز فجر مسجد محلّہ میں پڑھنا۔ (۸) عید الفطر کی نماز کو جانے سے پہلے چند کھجوریں کھالینا۔ (۹) عید کی نماز عیدگاہ میں ادا کرنا۔ (۱۰) عیدگاہ پیدل جانا۔ (۱۱) بعد نماز عید مصافحہ ومعانقہ کرنا۔ (۱۲) آپس میں مبارک باد دینا۔

مسائل عید الفطر

عید الفطر کے اس پر بہار موقع پر حضور اکرم ﷺ نے غریبوں اور مفلسوں کو یاد رکھا اور مالداروں کو حکم دیا کہ تم صدقہ فطر ادا کیا کرو، تاکہ تمہارے غریب بھائی جو اپنی غربت کی وجہ سے عید نہیں منا سکتے وہ عید الفطر کی اس خوشی میں تمہارے ساتھ شریک ہوجائیں۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ رمضان کے روزوں میں اگر کچھ نقص یا فضول جھوٹ، فحش، غیبت، غیر محرم کو دیکھنا یہ صدقہ اس کا بدلہ ہے جو روزے کو پاک وصاف کردیتا ہے چنانچہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے صدقہ فطر اس لئے مقرر فرمایا تاکہ لغو اور بیہودہ کلام سے روزہ کی طہارت ہوجائے اور دوسری طرف مساکین کے لئے خوراک بھی ہوجائے۔

عید کے دن صبح صادق طلوع ہوتے ہی صدقہ فطر واجب ہوجاتا ہے، لہٰذا جو شخص صبح صادق سے پہلے ہی مرگیا یا غنی تھا فقیر ہوگیا یا صبح طلوع ہونے کے بعد کافر مسلمان ہوا یا بچہ پیدا ہوا یا فقیر تھا غنی ہوگیا تو صدقہ فطر واجب نہ ہوا۔ اگر صبح صادق طلوع ہونے کے بعد مرا یا صبح طلوع ہونے سے پہلے کافر مسلمان ہوا یا بچہ پیدا ہوا یا فقیر تھا غنی ہوگیا تو صدقہ فطر واجب ہوگا۔

عید کی تاریخی حیثیت

عید الفطر کی نماز پہلی ہجری میں واجب ہوئی، لیکن حضور اقدس ﷺ نے پہلی نماز عید الفطر ۲ ہجری میں ادا فرمائی۔ حضور اقدس ﷺ نے ہمیشہ عید کی نماز عید گاہ میں ادا فرمائی، صرف ایک بار بارش کی وجہ سے مسجد میں ادا کی، عید کے دن طاق کھجور کھانا بھی سنت رسول اکرم ﷺ سے ہے۔ آپ ﷺ کے زمانے میں عید گاہ میں منبر نہ تھا، سب سے پہلے مروان بن حکم نے عید گاہ میں منبر کا رواج ڈالا جو حضرت امیر معاویہ کے زمانہ میں امیر مدینہ تھا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ منبر کی بنیاد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں پڑی۔

عید اور بیہودہ رسم ورواج

عید مبارک کے پر بہار موقع پر جہاں بہت ساری نعمتیں اور فضیلتیں وارد ہیں، وہیں دوسری طرف امت مسلمہ کی لاپرواہی اور غفلت نے خواہشات نفسانی کی طرف راغب کردیا ہے، جس کی وجہ سے قوم مسلم میں بیہودہ رسم ورواج پائی جاتی ہیں، چنانچہ اس موقع پر لڑکیاں کافی بیہودہ قسم کے لباس پہنتی ہیں اور بے حجاب برسر عام بازاروں، گلیوں اور کلبوں میں گھومتی ہیں، جس کے پہننے کے بعد اس کے جسم کے ہر عضو صاف ظاہر ہوتے ہیں، جو شریعت اسلامیہ کے سخت مخالف ہے۔ بے پردہ عورتوں کا حشر بڑا ہی دردناک ثابت ہوگا، ایسی لڑکیوں پر لعنت برستی ہے، قیامت کے دن عذاب الٰہی کی حقدار ہوں گی، اس کے علاوہ والدین اپنے بچوں پر خوشی میں حد سے زیادہ تجاوز کرتے ہیں، کہیں ان کے لباس فیشن پرست ہوتے ہیں تو کہیں وڈیو سنیما میں لے جاتے ہیں۔ آج معاشرہ کی بیہودگی اس قدر عروج پر آگئی ہے کہ

نوجوان اس دن فلم دیکھنا، گانے اور ناچنے کی پارٹی میں شرکت کرنا، مرد وزن کے مخلوط مقامات پر حاضری کو ضروری سمجھتے ہیں عید صحیح در حقیقت عمدہ کپڑا پہن لینے یا عمدہ کھانا کھا لینے یا دنیاوی خواہشات میں ڈوب جانے کا نام نہیں ہے، بلکہ عید سعید تو اطاعت وفرماں برداری، عبادت میں کثرت لانے کا نام ہے، گناہوں سے توبہ کرنے اور عذاب الٰہی سے خوف کھا کر توبہ واستغفار کرنے کا نام ہے۔لیکن آج ہمارا حال اتنا خراب ہوگیا ہے کہ ایک ماہ کی عبادت کو عید کے دن ضائع کر دیتے ہیں۔کبھی فیشن لباس تو کبھی لذیذ کھانا، تو کبھی فلم وغیرہ کو بڑے فخریہ انداز میں کرتے ہیں، انہیں ان افعال پر ذرا سا بھی اسلامیات کا خیال نہیں آتا ہے، ایسے شیطان پرستی اور خواہشات میں ڈوب کر خود کو بربادی کے دہانے پر پہنچاتے ہیں، مگر عید تو گناہوں میں ڈوب جانے کو ہی کہا جاتا ہے۔نوجوانوں کی بے راہ روی اس قدر تجاوز کر چکی ہے کہ پارٹی بندی کے ساتھ بڑی امنگ میں فلم دیکھنا، گانا سننا اور دیگر طرح طرح کے خرافات میں مشغول ہونے سے، بہت خوش ہوتے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گریہ

پیارے اسلامی بھائیو! خدا کا خوف رکھو یہ سب عید نہیں، بلکہ سبب غضب قہار ہے، جو عذاب الٰہی کا حق دار ہے۔ ایک بار خلیفہ ثانی امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارگاہ میں کچھ لوگ حاضر ہوئے، کیا دیکھتے ہیں کہ آپ دروازہ بند کر کے زار وقطار رو رہے ہیں، لوگوں نے تعجب سے عرض کیا امیر المومنین! آج تو عید کا دن ہے، یہ خوشی کی جگہ رونا کیسا؟ آپ نے آنسو پوچھتے ہوئے فرمایا اے لوگو! یہ عید کا دن بھی ہے اور وعید کا دن بھی، آج جس کی نماز اور روزے مقبول ہو گئے اس کے

لئے تو عید ہے، لیکن جس کی نماز روزہ کو مردود کر دیا گیا ہو، اس کے منہ پر مادی گئی ہو، اب مجھے کیا معلوم کہ میں مقبول ہوں یا مردود۔

آپ سوچیں اور اپنے اندر جھانک کر دیکھیں، یہ وہی فاروق اعظم ہیں جن کو مالک جنت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حیات ظاہری ہی میں جنت کی خوش خبری سنادی تھی مگر قربان جایئے پھر بھی خشیت الٰہی کا یہ عالم ۔ اب ہمیں اور آپ کو اپنے روزے، نماز، ذکر واذکار کا محاسبہ کرنا چاہئے کہ رمضان کی طاعتیں قبول ہوئیں یا نہیں۔ پروردگار عالم مسلمانوں کو عید کے موقع پر فضول خرچی اور فیشن پرستی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس دن خشیت الٰہی سے ذکر واذکار کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین!

وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

☆☆☆